65731- بغیر وضوء نماز ادا کرنا کفر نہیں بلکہ کبیرہ گناہ ہے

سوال

مجھے علم ہے کہ جنابت کی حالت میں نماز ادا کرنی جائز نہیں، لیکن اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں نماز ادا کرلے تو اس نماز کا حکم کیا ہے ؟
وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اندر سے مکمل ٹوٹ چکا ہے، اور اپنی معصیت و نافرمانی پر غمزدہ ہے، کیونکہ اس نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اگر مسلمان شخص بغیر وضوء نماز ادا کرلے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اس بنا پر مذکورہ شخص کو کیا کرنا چاہیے ؟
کیا واقعتا وہ اس فعل کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہوا ہے یا نہیں ؟
وہ اس معصیت و نافرمانی سے کس طرح خلاصی اور توبہ کر سکتا ہے، یا اسے اپنے ایمان (اسلام) کی تجدید کرنا ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمانوں کو یہ ضرور معلوم ہونا چاہیے کہ حدث اصغر اور اکبر سے طہارت و پاکیزگی اختیار کرنا واجب ہے، اور نماز صحیح ہونے کے لیے شرط ہے اور یہ کہ جس نے بھی بغیر وضوء جان بوجھ کر عمدا یا بھول کر نماز ادا کی تو اس کی نماز باطل ہے، اسے وہ نماز دوبارہ ادا کرنا ہوگی، پھر اگر وہ عمدا ایسا کرتا ہے تو وہ کبیرہ گناہ اور عظیم معصیت کا مرتکب ٹھرے گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" چنانچہ مسلمان شخص نہ تو قبلہ رخ کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کرے، اور نہ ہی بغیر وضوء اور بغیر رکوع یا سجدے کے، اور اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو وہ قابل مذمت اور سزا کا مستحق ٹھرے گا " انتہی

دیکھیں : منھاج السنۃ النبویۃ (204/5).

اور ایسے کرنے والے کے متعلق شدید قسم کی وعید آئی ہے :

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو قبر میں سو کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا، چنانچہ وہ اللہ سے سوال کرتا رہا اور اس میں کمی کی دعاء کرتا رہا حتی کہ ایک کوڑا رہا گیا، تو اسے ایک کوڑا مارا گیا جس سے اس کی قبر آگ سے بھر گئی، اور جب اس سے یہ سزا ختم ہوئی اور اسے ہوش آیا تو اس نے دریافت کیا : تم نے مجھے کوڑا کیوں مارا ؟

تو اسے کہا گیا : تم نے ایک نماز بغیر وضوء ادا کی تھی، اور ایک مظلوم شخص کے پاس سے گزرے تو اس کی مدد نہ کی "

اسے امام طحاوی نے " مشکل الآثار (231/4) میں نقل کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (2774) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

دوم :

اہل علم متفق ہیں کہ جس نے بھی بغیر وضوء کے نماز حلال سمجھتے ہوئے ادا کی، یا پھر استھزاء کرتے ہوئے بے وضوء نماز ادا کی تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا، اسے توبہ کروائی جائيگی، اگر توبہ کرلے تو ٹھیک وگرنہ اسے قتل کردیا جائیگا۔

اور اگر وہ حقارت کی بنا پر بے وضوء نماز ادا کرتا ہے، نہ کہ حلال سمجھتے ہوئے، اور نہ ہی استھزاء کے ساتھ تو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں اس نے بھی کفر کیا۔

لیکن جمہور علماء کرام اسے کافر قرار نہیں دیتے، بلکہ وہ اس فعل کی بنا پر مرتکب کبیرہ ٹھرے گا۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اگر اسے حدث اور بے وضوء نماز ادا کرنے کی حرمت کا علم ہو تو اس نے عظیم معصیت کا ارتکاب کیا، اور ہمارے ہاں وہ کفر کا مرتکب نہیں ٹھرے گا، لیکن اگر وہ اسے حلال سمجھے تو پھر کافر ہے، اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی اسے بطور استھزاء ایسا کرنے پر بھی کافر قرار دیتے ہیں۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ: یہ معصیت ہے چنانچہ یہ زنا وغیرہ کے مشابہ ہوئی" انتہی۔

دیکھیں: المجموع للنووی (84/2) اور روضۃ الطالبین (67/10) میں بھی ایسے ہی لکھا ہے۔

احناف کا مسلک دیکھنے کے لیے آپ "البحر الرائق (1/302-151) (132/5) اور حاشیۃ ابن عابدین (719/3) دیکھیں۔

چنانچہ بغیر طہارت اور وضوء کیے نماز ادا کرنے والے کو توبہ و استغفار کرنی چاہیے، اور وہ یہ عزم اور پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ ایسا نہیں کرے گا، پھر وہ بغیر وضوء ادا کردہ نماز کو دوبارہ ادا کرے، اللہ تعالی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرنے والا ہے، اور اسے اپنے اسلام کی تجدید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (27091) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

واللہ اعلم۔